

حُبِّ قَوَّیَہ  
در نکاحِ سیدہ فاطمہ

مولوی عبدالرحمن میرپوری رحمۃ اللہ علیہ

طالبِ دعا: سید کلیم معصوم مشہدی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 کار پاک را قیاس از خود گیر  
 گرچه باشد در نوشتن شیر و شیر



وَرَبِّكَ نَحْمَدُكَ وَنُحَمِّدُكَ وَنُثَنِّدُكَ وَنُتَوَكَّلُ عَلَيْكَ  
 وَنُتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُتَوَكَّلُ عَلَيْكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
 ☆ حضرت صاحبزاده غلام محی الدین صاحب کور و  
 مصنف حاکم آستانه عالیہ کورہ شریف مولوی ابوالحسن کوروی  
 مطابق و مشور محمد الی عثمان و محمد علی صلی قادی و دارالعلوم عربیہ اسلامیہ

## بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذی ہوا نور النور ودفنی امن فوطہ النظار وروایۃ  
والسلام علی رسولہ الکریم ہو عن کاجیبہ بین الدین من بعثہ  
الی العالمین بشیراً و نذیراً و داعیاً الی اللہ و سلباً سلباً و علی  
اللہ داعیہ الذین نشر و اسرود اخبارہ و طو و ابساط الجہل  
یعد انتشارہ و علی التابیین ہدایہم و المتقیین اشرہم۔

آٹا لکھو :- ناظرین ادراقی ہذا پر واضح ہو کہ تمام اہل اسلام حضرت  
سید عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ و سلم کی اولاد سادات حسنی و حسبی  
کی بیٹیوں کو بنا برائیت ذاتی برحق نور صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ و سلم ان کی سیادت  
اور عظمت نشان کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی احیات کے برابر سمجھتے چلے آئے ہیں  
مگر بعض اہل ہوا و مولویوں نے غیر سید کے ساتھ سیدہ فاطمہ کے کما حقہ کے  
جواز کا باطل فتوے دینے کی جرأت کی اگرچہ بوجہ غار غرأ و لاقہ سیدہ کا نہرہ پانی  
ہی کیوں نہ ہو جیسے مذکور سادات کرام غیر سید کو اپنا رشتہ دیتے ہیں اور نہ ہی  
کوئی سلمان جرأت کر سکتا ہے اس لئے سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ  
و سلم کی رضامندی پر فضل الہی کا امیدوار ہو کر بطور مندرجہ ذیل ہدیہ ناظرین  
کر رہا ہوں جن میں اپنی بساط علمی کے مطابق کتاب و سنت اور روایات  
واقوال مرجحہ فقہائے اخات اور اہل طرہان کے تحقیقی بیانات سے استناد کیا ہے

کیا فرماتے ہیں؟ اہل ادب و تحقیق علمائے دین و مفتیان شرع  
متین اس مسئلہ میں کہ سیدہ حسنینہ اولاد رسول کے ساتھ غیر سید  
کا عقد نکاح باوجود ادیا سیدہ سادات کرام کے عار و ہتک محسوس کرنے  
کے جائز ہے یا نہ؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## الجواب بحوالہ مولانا محمد امجد علی صاحب

اقول وبالله التوفیق :- اہل عرفہ کے نزدیک غیر کفو میں نکاح کرنے کی  
وجہ سے جبکہ ہمہ کفو اور ہم سر نہ ہو عار اور ناگوار ہی پائی جاتی ہے اس لئے فقہاء  
رحمہم اللہ نے بالاتفاق نکاح میں کفایت کا اعتبار کیا ہے جس کی وجہ سے نکاح  
کا جواز اور عدم جواز کفو پر ہی ہوگا۔ متون و شروح فقہ حنفی بہ تصریح و اعتبار  
اکفایۃ فی النکاح سے محاسبہ یا یعنی نکاح کے وقت کفو کا اعتبار کیا جاتا ہے۔  
فتح القدیر کتاب النکاح میں ہے الموجب ہواستتفاص اہل العرف  
فیدور معہ کفو کے اعتبار کرنے کا موجب اہل عرفہ کا ہے پس نکاح کا  
داد و مدار اسی پر ہوگا۔

عرفاً عار و استتفاص لائق ہونے کی وجہ

امام فخر الدین رازیؒ تفسیر کبیرؒ میں حرمت علیکم امہاتکم کی تفسیر کے



تحت کتب ہیں۔ ذکر العلماء ان اسباب لهذا التصمیم ان الوطی اذلال و اعادة  
 ذل الانسان ینتجی من ذکوره و لا یقدم علیه الا فی الموضع الخالی و اکثر التواضع  
 یشتتم لایکون الا بذکره و اذا کان الامر کذا الذک و جب صوف الاماات عنه  
 لکن انعام الام علی الولد اعظم و جود الانعام فوجب صونهما من هذا الاول و ثمة  
 یحترق جود من الانسان و یحیی منه قال علیه الصلوة والسلام فاعطینہ ذبحة  
 منی فوجب صوننا عن هذا الذلال لان المیا شرة معها یتودی عجز الاول و کذا  
 التکلیل فی البقیة۔

ترجمہ۔ علماء نے ذکر کیا ہے کہ خمریات متذکر فی الایہ کی حرمت کا سبب  
 یہ ہے کہ و طی اذلال و اعادة ہے کیونکہ انسان و طی کے ذکر سے حیا کرتا ہے اور  
 خلیق مقام میں و طی کا اقدام کرتا ہے۔ اور اکثر کافی مگرچہ اس کے ذکر سے ہوتی ہے  
 پناہ میں امیانت کو اس وقت سے بچانا واجب ہے کیونکہ و جرات الہام میں سے اولاد  
 میں کا بہت بڑا اضماع ہے۔ اس کو ذلیل کرنے سے بچانا واجب ہوا اور ایسی  
 ہنر نہ جزو انسان کے ہے اور اس کا بعض ہے حضرت علیؑ علیہ السلام و سبہ و سبہ سے  
 فرمایا ت اطمین میرا ایک نکتہ ہے۔ ایسی بیٹی کو جس ذلیل کرنے سے بچنا واجب  
 ہے۔ باقی خمریات میں بھی یہی بات ہے۔

معلوم ہوا کہ تشریف کا خسیب سر و کھ میں ہر گز نہ کہ دیر سے بوجہ ہیں و  
 تہی و لا کہ لئے عام و استعمال ہے اس کی تشریف کا اعتبار وقت مکان و فردی

قرار دیا گیا ہے ۔

### کلمہ احد غیر کفر کا بیان

فقہاء عجم ائمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ اہل عرب میں کفر کا اعتبار بظاہر نسب ہے اور اجماع میں بظاہر اسلام نہ باعتبار نسب لہذا اجماع عربی کا کفر نہیں اور اہل عرب میں قریش کا کوئی کفر نہیں جامع الرموز ص ۳۳ پر ہے ۔ والی انہ لیس العرب ولا العجم کفر القریشی فلا یكون العالم ولا اوجیہ کا السلطنت کفر العجمی وهو الاصح ۔ یعنی قریش کا کوئی عربی اور عجمی کفر نہیں پس نہ کوئی عام اور نہ ہی نواحہ اور بادشاہ ملکیہ کا کفر ہوگا ۔

شرعیہ کا نکاح غیر کفر میں بھی وجہ قبول مفتی یہ با صدمہ صبیح نہیں !

جامع الرموز کے تحت مذکورہ پر سطور ہے ۔ ویعتقدون انما توفی وقت النکاح للزومہ اولعقبتہ علی الاختلاف الخ بین نکاح کے وقت کفر کا اعتبار کیا جائے گا لزوم نکاح کے لئے یا محنت نکاح کے لئے یا بر اختلاف مطلب یہ ہے کہ لزوم نکاح اور عقد نکاح میں اختلاف ہے لزوم نکاح میں نکاح منعقد ہو جائے گا اور اولیا کو وجہ عارضیہ کوانے کا اختیار ہے اور محنت نکاح میں نکاح سرے سے منعقد ہی نہیں ہوتا لہذا اولیا کے منع کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور کثر شاکر کہ نزدیک یہی قول اصح اور صحیح ہے اسی جامع الرموز کے ص ۳۲ پر ہے وروی عن ابی حنیفہ بطلانہ بلاء کفریہ وہ اخذ کثیر من مشائخنا کما فی الھیط وعلیہ الفتویٰ کافی قاضی خان ۔

امام ابو حنیفہ رحمہ سے روایت کی گئی ہے جو نکاح غیر کفر میں کیا جاوے وہ باطل ہے اسی روایت کو چہارے بہت سے مشائخ نے لیا ہے جیسا کہ محیط میں ہے اور اسی پر فتوے ہے جیسا کہ قاضی خان میں ہے ۔

**قریش میں بھی تفاضل کا اعتبار کیا جائے گا !**

قریش علی العموم بعض بعض کے کفو ہوں گے لیکن ان میں سے اگر کوئی نسب یا اعتبار حرمت و عظمت شان مشہور و معروف ہو تو تفاضل کا اعتبار کیا جائے گا شرح ایساں جلد ۲ ص ۲۷ ہے وعن محمد كذا لك الا ان يكون نسباً مشهوراً كاهل بيت الخلافة اذ اس عبارت کی حاشیہ آرائی بحوالہ کفایہ شرح ہدایہ کی گئی ہے قال محمد لا يعتبر التفاضل حتى لو تزوجت قرشية من اولاد الخلفاء قرشياً ليس من اولادهم كان للاولاد الحق الاعتراض يعني لمحمد قال ذلك لعظيمة الخلافة وتسكيناً للفتنة لانعدام اصل الكفاية وخبر المشهور قوله عليه السلام (قرشي بعضهم أفعاء لبعض) قابل البعض بالبعث من غير اعتبار الفضيلة فيما بين قبائلهم الخ

**ترجمہ :** امام محمد رحمہ اللہ جو کہ مذہب حنفی کے راوی ہیں فرمایا ہے کہ قریش کے ما بین تفاضل کا اعتبار کیا جائے گا مگر اس وقت تفاضل کا اعتبار کیا جائے گا جبکہ کوئی نسب ان میں سے پہلے حرمت مشہور ہو جائے جیسا کہ خلافت راشدہ کے اہل بیت اس اعتبار کا فائدہ یہ ہوا کہ خلفاء کی اولاد میں سے قرشیہ عورت نے اس قرشی کے ساتھ عقد نکاح کیا جو ان کی اولاد سے نہیں (یعنی صدیقی ، فاروقی ، عثمانی نہیں) تو اولاد کے لئے اعتراض

کانتی ہے۔ یعنی امام محمد کا یہ قول خلافت کی عظمت اور اصل کفایت و سمجھری اور بزرگی نہ ہونے کی وجہ سے فتنہ فرو کرنے کے لئے ہے اور حضور علیہ السلام کی حدیث قریشیہ بنام الکفا (اجنہ چشمہ) ہے اس میں بغیر اعتبار فضیلت کے قبیلوں کے مابین بعض کا بعض کے ساتھ مقابلہ کیا ہے، مابریہ قریشی میں بھی جو نسب بر لحاظ حرمت و عظمت نشان ممتاز ہوگی دوسرا قبیلہ اس کی کھنڈ نہیں۔

**ساوات حسنیہ حسینیہ کو تمام قریش پر فضیلت ہے۔**

یعنی شرح کفر الدقائق مطبوعہ مصر ۱۲۸۴ پر ہے فی المبسوط افضل الناس نبیا بنوہ اشم ثم قریش ثم العرب لما روی عنہ علیہ السلام ان الله اختار من اولاد العرب ومن العرب قریشا واختار منهم بنی ہاشم۔  
مبسوط یعنی فی ہر الروایۃ میں ہے بلحاظ نسب تمام لوگوں سے افضل بنی ہاشم ہیں پھر قریش پھر ان عرب اس لئے کہ حضور علیہ السلام سے روایت کی گئی ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں سے اہل عرب کو افضل کیا ہے اولاد اہل عرب سے قریش کو افضل کیا ہے اور مجھے بلحاظ نسب بنی ہاشم سے افضل فرمایا ہے۔

**چونکہ انبیاء علیہم السلام کی وراثت علم و حکمت اور نبوت ہوتی ہے جس کا وارث بیٹا ہی ہو سکتا ہے بیٹا بیٹہ نہیں ہو سکتی اس حکمت کی بنا پر اللہ تعالیٰ نے حضور سرور کونین علیہ السلام و آلہ و صحبہ وسلم کی نسل کو بیٹوں سے جاری نہیں کیا بلکہ حضرت علی کریم اللہ وجہہ کی صلب اور آپ کی بیٹی فاطمہ الزہرا کے بطن سے جاری کیا ہے امام حسن**

اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو ان کے ہر زمان یا ابنا رسول اللہ سے پکارا کرتے تھے لہذا  
اپنی رسول اللہ ہونا آیت مباہلہ سے قطعی طور پر ثابت ہے۔

فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا نعرع ابنا وانا ہما وکم  
ثم ینتہل فیجعل المفضیۃ اللہ علی الکلمۃ بینه امام فخر الدین رازیؒ تفسیر کبیر جلد ۲  
صفحہ ۱ پر لکھتے ہیں وروی ان علیہ الصلوۃ والسلام لما ضرب فی المرحۃ الماسودۃ فجاء الحسن  
فادخل ثم جاء الحسين فادخل ثم فاطمہ ثم علی ثم قال انا محمد بن عبد اللہ لیذہب عنکم  
الوہب اهل البیت ویطہرکم تطہیراً واعلم ان هذه الروایۃ کالتہق من علی  
تحتما بین اهل التفسیر والحديث۔

روایت کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نغارہ بنجران کے ساتھ  
مباہلہ کرنے کے لئے سیاحہ کلی میں نکلتے ہیں امام حسنؑ آئے تو ان کو بھی داخل کر لیا  
پھر امام حسینؑ آئے تو ان کو بھی داخل کر لیا پھر فاطمہؑ پھر علیؑ آئے تو ان کو بھی داخل کر لیا  
اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے کہ تم کو آلودگی سے دور رکھے اور تم کو (ظاہر) و (باطن) پاک و  
صاف رکھے اور جاننا چاہیے کہ اس روایت کے صحیح ہونے میں اہل تفسیر اور محدثین کا اتفاق  
ہے اسی آیت کے تحت آگے چل کر فرماتے ہیں (المسئلۃ الرابعۃ) هذه البیۃ والذہق علی  
ان الحسن والحسین علیہما السلام کانا ابنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھذان  
یدعو بآراء فہما الحسن والحسین فوجب ان یکونتا بنوہ وعلماؤہ کہ ہذا قولہ علی  
فی سورة الانعام ومن ذریعتہ وادود سلیمان الی قولہ لعلہ وکونوا بی وعلی بنی وعلی

ان عیسیٰ علیہ السلام انا اختب لہا ابراہیم علیہا السلام بالم لاجلہ نبیۃ  
ان ابن الجنۃ قد یسوی انا۔

آیت جلالہ احمدیاست پر ملامت کرتی ہے کہ حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام  
حضرت محمد علیہ وآلہ و سلم کے بیٹے تھے کیونکہ آپ نے انہیں بھرنے کے ساتھ  
کیا تھا کہ اپنے بیٹے دعویٰ فرمایوں گے پس حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو روک  
فرمایا پس ثابت ہوا کہ وہ لڑکے آپ کے بیٹے ہیں اور اس کی اس سے بھی بدتر ہے جو کہ سوتہ  
انامی میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اور مائدہ اور سلیمان علیہما السلام کی اولاد کے

اللہ تعالیٰ کے اس قول تک اور ذکر کیا اور کیا اور عیسیٰ علیہ السلام - اور یہ مسلم  
ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام کی طرف ماں کی جہت سے منسوب  
ہیں نہ باپ کی جہت سے پس واجب ہوا کہ بیٹی کا بیٹا بھی بیٹے سے موسوم ہو سکتا ہے۔  
سادات حسینیہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی تسبیح پڑھنے کا وجہ

سے جو عظمت شان اور فضیلت حاصل ہے تعاضل کے اعتقاد کے اشیاء میں  
بھی آنکا کوئی ہمسرد چمکھ نہیں۔ چرچا کیے غی - لہذا غیر سید کا سیدہ فاطمہ سے نقد  
نکاح بموجب قول حق بہا عتد للفقہی اصلاً منقذ ہی نہیں ہوتا جس کے متعلق پہلے بھی  
لکھا گیا ہے اور خصوصاً فی زمانہ اس قول حق پر عملی اقدام ضروری ہے کیونکہ حکومت کے  
آئین میں کفر کوئی اہمیت نہیں دی گئی عورت جہاں چاہے کھو ہو یا غیر کھو خدا کے نکتی ہے  
اور عورت کی مرضی سے کفر لیا، کو نکاح نہیں کرانے کا کوئی حق نہیں رہا کیونکہ ان کا اقرار

کا عدم قرار دیا گیا ہے

## سادات حسنیہ حسینیہ کی فضیلت پر عقلی و نقلی ثبوت

چونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی حضور کے ساتھ نسبت ذاتی حقیقی ابدی ہے تو ان کی اولاد کے ساتھ بھی نسبت ذاتی حقیقی ابدی ہوگی حتیٰ کہ ہر ایک نسب قیامت کے دن منقطع ہو جائیگی مگر سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب کا انقطاع نہ ہوگا جامع الخیرات میں السید العلام حضرت محمود شاہ صاحب بحوالہ بیاض باب ۲ مطبوع مصر لکھا ہے عن عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم کل سبب ونسب ینقطع یوم القیامۃ الا سبب والنسب لدنسی وعلی ولد آدم فان عصبتہم لا یمیم ما خلا ولد فاطمہ فانی انا ابوہم وعصبتہم اخرجہ ابو صالح والمخافظ وعبد العزیز بن الاحممر والولعیم فی معرفۃ الصحابۃ و الدارقطنی والطبرانی فی الاوسط حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ ہر رشتہ اور نسب قیامت کے دن ٹوٹ جائے گا مگر میرا رشتہ اور نسب نہ ٹوٹے گا ہر ماں کی اولاد کا اصل نسب اولاد کے باپ سے قائم ہوتا ہے یعنی داد وال سے ملتا ہے سوائے اولاد فاطمہؓ کے کہ میں ہی ان کا باپ ہوں اور اُن کا نسب کا اصل ہوں ابو صالح - حافظ اور عبد العزیز بن احضرؓ نے ماہ عزت نبویہ میں اور الولعیمؓ نے معرفۃ الصحابہ میں اور الدارقطنی اور طبرانی نے معجم اوسط میں روایت کیا ہے آیت مباہلہ میں لفظ ابناؤا سے حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مصداق

ہونا اس حدیث شریف سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا ہے اس مضمون کی احادیث  
 بہ طرق عدیدہ روایت ثقات سے بہ اسناد قویہ مروی ہیں چنانچہ زرقانی شرح مؤلف  
 لدنیہ ج ۳ ص ۲۷۷ مطبوعہ مصر میں ہے **وکل ولد آدم فان عصبتہم لابیمہم**  
**ما خلا ولدا فاطمۃ فابی انا ابوہم وعصبتہم** رواہ ابو نعیم عن عمر بن جریر ثقات  
 زرقانی یعنی تمام بنی آدم کا نسل ان کے باپ سے متعلق ہے سوائے اولاد فاطمہؑ  
 کے پس میں ان کا باپ اور اصل ہوں۔

امام احمدؒ حدیث اسامہ بن زیدؓ ان کے والد سے مروی لکھے ہیں کہ حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ سے یہ خطاب فرمایا **واما انت**  
**یا علیؓ فختنی وابو ولدی** انا منک وانت منی **ینابیع ص ۲۶** مطبوعہ مصر اور اے  
 علیؓ تو میرا داماد اور میری اولاد کا باپ ہے اور میں تجھ سے اور تو مجھ سے ہے آیت  
 مباہلہ میں لفظ **انفسنا** کی تفسیر اس حدیث شریف کے جملہ **انما منک** وانت منی سے  
 سے واضح ہے کیونکہ انبائنا میں امام حسنؓ اور امام حسینؓ شامل ہیں اور نساءنا  
 میں سیدہ فاطمہؓ اور انفسنا میں حضرت علیؓ کرم اللہ وجہہ ہیں ان کے بغیر حضور  
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مباہلہ کس لئے کسی اور کو لے جانا ثابت نہیں۔

طبرانی معجم کبیر میں یہ روایت جا بردہ مرفوعاً راوی ہیں **ان اللہ عز وجل جعل**  
**ذویۃ کل نبی فی صلیہ وجعل ذریۃ فی صلب علیؓ** بیشک اللہ عز وجل نے ہر نبی کی  
 اولاد خود ان کی پشت میں بنائی اور میری اولاد علیؓ کی پشت میں رکھی۔



مہر علی ہے حب نبی حب نبی ہے مہر علی!  
لحم لحمی چمک چھی فرق نہیں مابین پیا

امام الہدی زبدۃ الصفا، نذر الما تقیہ عمدۃ الفقہاء حضرت خواجہ سیدنا  
مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات طیبہ  
ص ۱ پر ہے ۔

”روزے در کچہری سخن در شان اہل بیت عظام واقع بود فرمودند  
مثل مولانا روم صاحبہ شخصہ کہ عالم ازوے فیض یاب گشتہ  
دو شان شیخ عطار صاحب جنین ارشاد نمودہ ہے شعر ہے

ہفت شہر عشق را عطار گشتہ ماہ نور اور چشم یک کردہ ایم

شیخ عطار صاحبہ حدیث ذیل را روایت نمودہ اند ۔ من امن بمحمد لم یؤمن  
بالکافلیس جو من کاتبہ الحروف گوید شاید مراد از تعریف مولانا صاحبہ در بار شیخ  
عطار صاحب توثیق روایت حضرت شیخ عطار باشد کہ

تکویبہ : ایک دن دوبارہ عالمیہ میں اہل بیت عظام کی بلندی شان میں بات  
پوری تھی حضور نے فرمایا کہ حضرت مولانا رومؒ بیچھے شخص کہ جن سے جہان فیض یاب  
ہو اسے شیخ عطار کی شان میں اس طرح ارشاد فرمایا ہے ۔

شہر : حضرت شیخ عطار عشق کے سات شہروں کو طے کرتے ۔ ہم ابھی تک ایک کرچے کے  
پھیر میں ہیں اور شیخ عطار نے مندرجہ ذیل حدیث روایت کی ہے جو شخص محمد صلی اللہ

علیہ وآلہ وصحہ وسلم کے ساتھ ایمان لائے اور ان کے آل کے ساتھ ایمان نہ لائے۔ وہ یمن نہیں غریب موقوف فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے حضرت مولانا رومؒ کی تعریف کا ذکر جو حضرت شیخ عطارؒ کے متعلق فرمایا ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ حضرت شیخ عطارؒ کی روایت کی توثیق ہو جائے اقول اہم میں کیا شک ہے ایمان بالکلی مستلزم ہے ایمان بالجز کو اور انکار جز مستلزم ہے انکار کلی کو۔ اہل اے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جز و حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہی موقوفات علیہ کے سنو مذکورہ کے ابتدا میں حضور سیدناؐ فرماتے ہیں جس کا ترجمہ تدریج ذیل ہے :-

”بہی اہم میں سے کسی نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے سوال کیا کہ تم کو کیا ابن علیؑ نے تمہیں نہیں پکارا جاتا اور یا ابن رسول اللہؐ سے پکارا جاتا ہے حضرت نے جواب دیا کہ ہمارا یہ لقب قرآن مجید میں ثابت ہے چونکہ تم کو قرآن کا علم نہیں اس لئے تمہیں جاننے کا حق ہے عرض کی کہ کھڑے فرمائی کہ آیت مباہلہ میں **وَمَنْ مِّنْكُمْ فَامْلِكْ** و **مَنْ مِّنْكُمْ فَامْلِكْ** سے مراد کون ہے اس وقت میرے اور میرے بھائی حسین کے بغیر اور کوئی تھا؛ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مباہلہ کے وقت مجھے اور میرے بھائی حسین اور میری ماں فاطمہؑ اور میرے باپ علیؑ کو ماموں اللہ دیکھ کر پیش کیا تھا مخاطب ان کے نام کی بھائی و سست سے بحر تحیر میں غرق ہو کر شرمندہ ہوا نیز شیخ عطارؒ کی مروی حدیث کی تائید امام خراسانیؒ رافضیؒ کے اسی قول سے بھی ہوتی ہے جس کے انہوں نے تفسیر کبیر صفحہ ۳۱۰ پارہ ۲۵ میں **لَا مَوْلَا لَكَ عَلَيْهِ أَهْلًا إِلَّا الْمَوْلَا فِي الْقُرْبَىٰ**

دیں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا بجز قرابت کی محبت کے) کے ذیل میں ذکر کیا ہے :-

نقل صاحب الکشاف عن ابی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال من مات  
 علی حب آل محمد مات شہیداً الا من مات علی حب آل محمد مات مغفوراً  
 الا من مات علی حب آل محمد مات تائباً الا من مات علی حب آل محمد  
 مات مؤمناً مستکماً، الا یات الا من مات علی حب آل محمد بشیء کما ملک الموت  
 بالجنة ثم منکر ونبیؤ الا من مات علی حب آل محمد فیروز الی الجنة کما ترون  
 العروس الی بیت زوجها الا من مات علی حب آل محمد یتیم لیس فی  
 فی قبره بابان الی الجنة الا من مات علی حب آل محمد جحد الله قبوره مزار ملکة  
 الرحمة الا من مات علی حب آل محمد مات علی السنته والجماعة الا من مات علی  
 بغض آل محمد جاء یوم القيامة سکتوباً بین عینیہ النس من رحمۃ الله الا من مات  
 علی بغض آل محمد مات کافراً الا من مات علی بغض آل محمد لم یتیم راحة الجنة  
 تو چھکے۔۔ صاحب کشف نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث نقل  
 کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی آل محمد کی محبت پر وفات پائے وہ شہید ہے۔ آگاہ  
 ہو جاؤ جو کوئی آل محمد کی محبت پر وفات پائے وہ مغفور ہے آگاہ ہو جاؤ جو کوئی آل محمد  
 کی محبت پر وفات پائے وہ تائب ہے آگاہ ہو جاؤ جو کوئی آل محمد کی محبت پر وفات پائے  
 وہ مؤمن کامل الایمان ہو کر مرے آگاہ ہو جاؤ جو کوئی آل محمد کی محبت پر وفات پائے  
 ملک الموت اسے جنت کی بشارت دیتا ہے پھر منکر اور نیکر آگاہ ہو جاؤ جو کوئی آل محمد

کی محبت پر وفات پائے وہ جنت میں ایسا خوشیاء کہتا جائے گا جیسے وہیں دو لہکے  
گھر میں خوش و خرم جاتی ہے پھر وارد ہو جاؤ جو شخص آل محمد کی محبت پر مرے گا جنت کے دو  
در والے رحمت کے اس سے ملے کھولے جائیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ جو شخص آل محمد  
کی محبت پر وفات پائے گا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو فرشتوں کی زیارت گاہ بنا دیتا  
ہے آگاہ ہو جاؤ جو کوئی آل محمد کی محبت پر خیرت ہوا وہ اہل سنت والجماعہ کے مذہب  
پر فوت ہوا۔ آگاہ ہو جاؤ جو کوئی آل محمد کی ولایت پر مرے گا روز قیامت ایسی حالت  
میں آئے گا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا کہ یہ اللہ کی رحمت سے ناامید  
نہیں آگاہ ہو جاؤ کہ جو شخص آل محمد کے بغیر جنت کی بوند نہ کھائے گا۔

اس روایت کے بعد امام فخر الدین رازیؒ دانا قول کے ماتحت لکھتے ہیں بغیر  
اختصاص ترتیب پر اتفاق جاتی ہے۔

”اس میں شک نہیں کہ فاطمہؑ و علیؑ و حسنؑ و حسینؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور حضور  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تمام تعلقات میں سے اشد ترین تعلق ہے اور یہ بات  
نقل متواتر سے معلوم ہو چکی ہے پس واجب ہوا کہ وہی آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ  
ومحبہ وسلم ہیں“ اور آگے چل کر امام فخر الدین رازیؒ نے روایت صاحب کشاوند  
لکھتے ہیں: ”وروی صاحب الکشاف انہ لما نزلت هذه الآية قيل يا رسول  
الله من قرابتك هؤلاء الذين وجبت علينا مودتهم فقال عليؑ ومن امة  
وابناها فثبت ان هؤلاء الاربعة اقارب النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذ ثبت

ہذا وجب ان یحکم علی الخدیج بن خضیم۔

ترجمہ: یہ صاحب کثافت نہ رویت کلا کہ وجب یہ کہیت (مردانہ)  
 نازل ہوئی تو پوچھا گیا کہ رسول اللہ آپ کی قرابت والہ کون ہیں بھی کہ محبت ہو  
 دوستی ہو یا محبت کی گنج پوچھی قرابت علی اور خاتمہ اور ان کے دونوں بیٹے ہیں  
 ثابت ہو کر یہ چاروں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریبی ہیں یہ ثابت ہو  
 کہ اگر لازم ہو کہ مزید تعلیم یہ حضور ہو نہ اور اس پر بھی وجہ ولایت کرتی ہیں  
 (وجہ اول) قولہ قل لا اله الا اللہ فی القرنی اور وجہ ثانی لانی لانی لا شک فی ثانی  
 صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں فاطمہ علیہا السلام قاتل صلی اللہ علیہ وسلم  
 فاطمہ علیہا السلام صلی اللہ علیہ وسلم مایہ ذیہا وثبت والنقل المتواتر بین محمد صلی اللہ  
 علیہ وسلم انہ کان یحب علیاً والحسن والحسین واذ ثبت انہ کان یحب علی  
 کل الامۃ مثله لقولہ تعالیٰ واتبعوا ولکم من اللہ فیہ فی الذین یزکیون  
 عن امیرہ وبقولہ تعالیٰ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحبکم اللہ  
 والقلوب تعالیٰ انہ کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنہ۔

ترجمہ: اس میں شک نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قاتل  
 علیہا السلام سے ساتھ محبت رکھتے تھے فرمایا فاطمہ میری چیز ہیں جس سے اس کو اپنا  
 اپنے پیچھے لیا جاتی ہے اور یہ نقل متواتر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت ہو چکا ہے  
 کہ آپ حضرت علیؑ اور حسن اور حسین سے محبت رکھتے تھے یہ ثابت ہوئے کہ بعد

کل امت پر ان کے ساتھ محبت رکھنی واجب ہو گئی ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اول حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ۔ اور نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے پس چاہیے کہ ڈریں وہ لوگ جو حضور کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ارشادِ ربانی ہے "آپ فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اللہ کے رسول میں تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہے (نیسری وجہ) ان الدعاء للآل منصب عظیم ولذا جعل هذا الدعاء خاتمة التشهد في الصلوة وهو قوله اللهم صل على محمد وعلی آل محمد وهذا التعظیم لم یجحد فی حق غیر آل نکل ذالک بیدل علی ان حب آل محمد واجب۔

ترجمہ آل کے لئے دعا ایک عظیم انان منصب ہے اس لئے نمازیں تشہد کے خاتمہ میں یہ دعا رکھی گئی ہے وہ ہے نمازی کا کہنا اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد اور یہ تعظیم غیر آل کے حق میں نہیں پائی گئی پس یہ سب وجوہات دلالت کرتی ہیں کہ محبت آل محمد واجب ہے۔

بیان مسطورہ بالا سے واضح ہو گیا ہے کہ علماء اہل سنت والجماعہ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے فرمان اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت میں مودت و محبت اہل بیت فرض اور اہم ضروریات دین سے ہے اور ان کی تعظیم و توقیر افراد امت پر فرض اور لازم قرار دی گئی ہے جس کی وجہ سے ساداتِ حسینہ اور حسینہ کی فضیلت

آفتاب نصف انبار کی طرح عیاں اور ظاہر ہو گئی اگر غیر سیدہ فاطمہ کے ساتھ بلا فرق  
 لا بشرعیہ بغیر رضامندی اولیائے سیدہ بنی فاطمہ عقد نکاح کرے تو اس میں حضور صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی اور آپ کی عورت و اہل بیت کی محال درجہ کی ہتک اور بے حرمتی ہے  
 جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے باعث اذیت و افسوس ہے جو شخص حضور صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کے ساتھ جزوی نسبت رکھنے والی بی بیوں سے اتنی رعایت رکھنے  
 کا بھی روادار نہ ہو وہ اپنے دین و ایمان کا خود ہی اندازہ لگا لے آیت کریمہ (قل لا اسئکم  
 علیہ اجراً الخ) میں قرابت نبوی کے حقوق کی نگہداشت کا مطالبہ ہے بجائے حفاظت  
 حقوق کے خائن بن کر قرابت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تذلیل و توہین کرے  
 کیا وہ نجات کا امیدوار ہو سکتا ہے جنکی مروت و محبت بوجہ مامور بہ ہونے کے عبادت  
 پیہشتی اکبر شی الدین عربی قدس سرہ فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں ۴

فلان تعدل باہل بیت خلفا فاهل بیت ہم اہل السیادۃ

فیعظم من الانسان خسراً حقیقی وجہم عبادۃ

ترجمہ :- اہل بیت کے ساتھ کسی کو برابر مت کر۔ کیونکہ ان کو سب پر سیادت ہے  
 انکی دشمنی انسان کے لئے حقیقی خسارہ ہے۔ اور انکی محبت اللہ تعالیٰ کی عبادت کے  
 سادات حسنی اور حسینی کا کوئی بھی کفر نہیں

سورہ یوسف میں (والعزیز سید ہادی الباب) میں بی بی زلیخا کے خاوند  
 کو اللہ تعالیٰ نے سید فرمایا ہے جس سے ثابت ہوا کہ خاوند کو اپنی بیوی پر سیادت ہے

غیر سید سیدہ فاطمہ کو اپنے عقد نکاح میں لاکر ملو کہ نہائے تو یہ دیندار مسلمان کے نزدیک ہرگز جائز نہیں غیر سید عیسیٰ ہو یا عربی عالم ہو یا متقی امیر ہو یا نواب وہ سیدہ حسنیہ حسینیہ کا کفو نہیں۔ جاننا چاہیے کہ (شرافت انسان بالعلم والادب لا بالمال والنسب) کے عموم سے اہل بیت رسالت کو کوئی علاقہ نہیں بوجہ طہارت منصوصہ ان کا شرف ذاتی ابدی ہے جس کا تاقیامت انقطاع نہیں علم شرافت وصفی اور کسبی ہے وصف کا مرتبہ بعد از ذات ہے لہذا اہل بیت کا کوئی بھی ہمسر اور کفو نہیں ہو سکتا غیر کفو میں بہ تصریح فقہائے محققین لا ینعقد اصلاً فلا یحتاج الی الفسخ نکاح باصلہ منقذ ہی نہیں ہوتا پس فسخ کی ضرورت ہی نہیں صاحب درمختار کے استاد علامہ شیر الدین رحمتی لکھتے ہیں فتاویٰ خیرہ جلد ۲۵ مطبوع مصر "وروی الحسن عن الامام لا ینفذ النکاح من اصلہ قال فی الحانیۃ وهو المختار فی زماننا بہ روایت حسن مذہب حنفی یہ ہے کہ غیر کفو میں نکاح اصلاً منقذ ہی نہیں ہوتا پھر فرمایا فسد الباب بالقول بعدم انعقادہ اصلاً اھ امام ابو حنیفہ کے اس قول سے کہ نکاح باصلہ منقذ ہی نہیں ہوتا غیر کفو میں نکاح کا دروازہ ہی بند کر دیا ہے۔ اور اسی پر فتوے ہے فی زماننا۔ فتاویٰ کبرئے جلد ۱ مطبوع مصر ص ۹ پر امام ابن حجرؒ لکھتے ہیں :- لا یتصل من خصاۃ صلوات اللہ علیہ وسلم ان اولادہ صلی اللہ علیہ وسلم ینسلون الیہ وهو صلوات اللہ علیہ وسلم لا یکافئہ احد فلما یکافی من انتساب الیہ الا من انتسب الیہ والعیاسی مثلاً لیس کفواً للشریفۃ وان کان من بنی ہاشم فلیس



بذلک اطلاقہم ان بنی ہاشم والمطلب اکفار۔

ابن حجرؒ سے اسی قسم کا ایک سوال ہوا جواب میں آپ اپنے شیخ کے اتباع میں فرماتے ہیں جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے۔ فضیلت نسب کا مدار قرابت نبویہ پر ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حمائل میں سے ہے کہ آپ کی بیٹی سیدہ فاطمہؓ کی اولاد سادات حسنی اور حسینی کو بھی خو و حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد مانا گیا ہے تو سید العالمین کی اولاد بھی سید ہے جب حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد بھی سید وسم کی نظیر اور کفو نہیں تو آپ کی اولاد سادات حسنی اور حسینی کا بھی کوئی غیر سید کفو نہیں بجز ان کی اپنی نسب کے پس عباسی بھی سیدہ حسنیہ حسینیہ کا کفو نہیں اگرچہ بنی ہاشم سے ہیں تو اس سے فقہاء رحمہم اللہ کا یہ قول مخصوص البعض ہو گیا کہ ہاشمی اور مطلبی ایک ہیں اور امام ابن حجرؒ کی ”ہی صواعق محرقة مطبوعہ مصر ص ۹۵ پر فرماتے ہیں فلا یکانی شریفہ ہاشمی غیور شریف و قولہم ان بنی ہاشم والمطلب اکفار محلہ فیما عدل هذه الصورة كما بنیہ بہا فیہ فی انما و طویل مسطر نے انما و نے پس شریف یعنی سید لکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کی اولاد سیدہ حسنیہ حسینیہ کا بھی کوئی کفو نہیں۔

فقہاء اور محدثین کا یہ قول کہ ہاشمی اور مطلبی باہم برابر ہیں اس کا محل نکاح میں کفایت کا نہیں بلکہ اس کے سوا دوسری صورتوں میں ہے (مثلاً اخذ زکوٰۃ و صدقات وغیرہ) ایک گونہ قرابت نبویہ بنی ہاشم کو قریش اور غیر قریش سے زائد

ہے مگر سادات کے ساتھ کفو نہیں جیسا کہ میں نے ایک طویل افتاء میں بیان کیا ہے  
جو کہ فتاویٰ کے لئے لکھے گئے ہیں درج ہے۔

بیان متذکرہ بالاسے اظہر من الشمس ہو گیا ہے کہ سیدہ حسنیہ حسینیہ کے ساتھ کسی  
غیر سید کا عقد نکاح ہرگز جائز نہیں۔

بوجہ کفو نہ ہونے کے عدم جواز نکاح

اعلیٰ حضرت سیدنا سادات جامع الکملات سیدنا و مولانا حضرت خواجہ  
مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ کتوبات طبابت ۷۸۵ پر جواب سوال جواز و  
عدم جواز نکاح سیدہ فاطمہ بانعیر سید لغیر رضائے ولایت قریب و بچیدہ  
تحریر فرماتے ہیں جسکی فارسی عبارت کا ترجمہ بغرض اختصار ہدیہ ناظرین ہے  
نکاح مذکور جائز نہیں اور اس نکاح کے جواز کا فتوے دینے والے نے صرف  
ولایت سیدہ پر ہی ظلم نہیں کیا بلکہ تمام اہل اسلام پر ظلم کیا ہے بہ مقتضائے آیت کریمہ  
قُلْ لَا اسْأَلُكُمْ عَلَیْہِ اِجْرًا اِلَّا الْمُوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی اور لَفْظِ اے حدیث لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ  
حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَاٰلَہٖ وَوَلَدَہٗ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اہل اسلام حضور ﷺ  
و اکمل و صحبہ و سلم کی قرابت کی مروت و محبت اپنے پر فرض اور اصول ایمان سمجھتے ہیں۔  
مفتی نے بے حد ظلم کیا ہے کہ غیر کفو میں سیدہ فاطمہ کے نکاح کے جواز سے بنا بر نفوت  
و محبت مذکورہ ہزار ہا دل بوجہ ہشک اہل بیت رنجیدہ اور شکستہ ہوئے ہیں متون فقہ  
اس نکاح کے عدم جواز سے بوجہ کفو نہ ہونے کے بھری پڑی ہیں۔ العجمی لا یشکون

كفواً للحرية ولو كان عالماً وسلطاناً وهو الاصح، ولفظي في غير الكفو  
 لعدم تجرأه اصلاً وهو المختار للفتنة لفساد الزمان واختار پس صورت مسطور  
 میں بہت سخت زنا ہوگی۔ لہذا اہل اسلام پر لازم ہے کہ سیدہ کو عجی سے جدا کرائیں اور  
 مفتی صاحب پر واجب ہے کہ آئندہ ایسے فتروں کی طرف جو حرمت و شان اہل بیت کی  
 ہتک کو مستلزم ہوں متوجہ نہ ہوں اور متمسک نہ ہوں کہ سیادت قطعی نہیں ہے  
 کیونکہ سیادت کا قطعی نہ ہونا عدم سیادت کے قطعی ہونے کو مستلزم نہیں پس اس  
 کی کو بھی محب سے مرجحات ہتک میں مصادرة کے لئے کافی ہے۔“

لجنہ وقائع میں مورخین نے سیدہ فاطمہ کے ساتھ غیر سید کے عقد نکاح کا جو تذکرہ  
 کیا ہے ان میں سے بعض واقعات مستند ہیں اور بعض غیر مستند جو مستند ہیں وہ ضرورت  
 شرعیہ لابدیر کے ماتحت ہوئے ہیں وہ اپنے عمل سے نتیجہ و زانیہ ہو سکتے اور نہ ہی ان  
 پر بنائے احکام شرعیہ ہو سکتی ہے کیونکہ (الضرورات تبیح المحظورات) السید العلم  
 پیر محمد شاہ صاحب سنی حنفی متاع السنیہ علیہ نقل فرماتے ہیں امام عبد الوہاب  
 شمرانیؒ امام حافظ الحدیث سیوطیؒ امام علامہ یوسف نبہانی قدس سرہم المسامیہ  
 و دیگر اکابر علما و مشائخ اہل سنت اور صوفیہ اپنی تصنیفات میں تقریراً تحریراً  
 نظماً نثرأً تصریح فرماتے ہیں۔

والصحيح انه لا احد من الناس يكا في اولاد النبي صلى الله عليه وسلم  
 وذريته واغا اولياهم يسقطون حق الكفاة عند ضرورة لابدية شرعية

وایضاً من خصائصہ ان الدلائل کا قیام فی النکاح احد من الخلق انتہی ملخصاً  
 صحیح یہ ہے کہ کوئی بھی اولاد اور ذریت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے  
 میں ضرورت نا بدیہ شرعیہ کے وقت ان کے اولیا اپنا حق کفالت ساقط کر دیتے  
 (جس سے اباحت ہو جاتی ہے) اور نیز آپ کے خصائص میں سے ہے کہ ساری  
 مخلوق میں سے کوئی بھی (سوائے الہیت کے) نکاح میں ان کی کفو نہیں بن سکتا  
 مجموعہ نہانیہ - کشف النہ - احیاء الادب - فتوحات وغیرہ -

فقہائے محققین رحمہم اللہ نے غیر کفو میں عدم جواز نکاح کی علت ولایۃ کے لئے  
 عار و استنقص کا لاحق ہونا قرار دیا ہے عدم علت سے عدم معلول اور وجود  
 علت سے وجود معلول ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ جس جگہ اولیائے سیدہ فاطمہ کے  
 غیر سید کے ساتھ نکاح کرنے سے ولایۃ سیدہ کو عار و استنقص لاحق ہو جو کہ  
 عدم جواز نکاح کی بموجب قول مفتی بد علت ہے نکاح ناجائز ہوگا اور جس جگہ  
 بنا بر ضرورت شرعیہ ولایۃ سیدہ عار کا ایشاد کر دیں تو اس پر قیاس کر کے جواز نکاح  
 کا فتوے دینا اور علت عدم جواز نکاح کے وجود یعنی عار و استنقص اولیا کا  
 خیال نہ رکھنا بے حد ظلم و ستم ہے -

بیان مذکورہ بالا خصوصاً فتوے امام الہدیٰ فخر الاولیاء حضرت سیدنا  
 خواجہ ہر علی شاہؒ سے ہیں اور واضح ہو گیا ہے کہ قرابت بنویہ کی محبت و مودت  
 جزو ایمان ہے اور اقوال مفتی بہا فقہائے اخلاف سے سیدہ فاطمہ کے ساتھ

بوجہ عار استنفاص کے معروف و متعارف ہونے کے عدم کفایت متحقق و عقد نکاح اصلاً باطل و راساً غیر منعقد ہے اور اگر بر فقہائے احناف کی تصریح کے مطابق جہاں بھی عورت کے خاندان والوں کو عار بہتک محسوس ہو کفایت نہیں اور مذہبی حنفی کی روایت مفتی ابہامختار و لفقہائے ماخوذہ مشائخ میں بطلان بلا کفر ہے۔

اگر کسی غیبی الذہن بلید الطبع بقیۃ الخوارج کو اس ملی و اصولی شرعی حمایت و پاسداری اہل بیت رسول پر ناحق طعن تشیع کا دقیقاً نوسی موروثی سزا کا حادثہ پیش آئے تو ہم احناف اُسے ثلاثہ مرفوع القلم سے تصور کر کے لائق التفات نہ ٹھہرائیں گے کہ صاحب تحف اثنا عشریہ نے ہمارے امام اعظم ابوحنیفہؒ کے متعلق یہ قرباں ہو جانے والا جملہ درج کیا ہے کہ :- "در محبت اہل بیت مطعون شدہ بود" خوارج نے آپ کو اہل بیت کی محبت میں مطعون بنا رکھا تھا ظاہر ہے کہ ہر حنفی اپنی حنفیت کے تقاضوں کو پورا ہی کرے گا۔ بخلاف خوارج و تابعیہ کے یہی واقعہ حضرت امام شافعیؒ کو پیش آیا تو فرمایا :-

ان کان ردفناً حبلاً محمد فلیشہد انقلاب انی رافضی

اگر آل محمد کی محبت ردفن ہے پس چاہیے کہ جن و انس کو اہی دیں کہ میں رافضی ہوں۔ ایسا نہیں بلکہ اہل بیت پاک کی محبت تو ایمان ہے رئیس المحققین عمدۃ الفضلاء فخر الملتقا، مقتدا انا حضرت سیدنا خواجہ میر علی شاہ صاحب

مکتوبات طیبات ۲۷ پر مستنبہ فرماتے ہیں

**تنبیہ ضروری** :- قال اللہ تعالیٰ یا اہل الکتاب لا تخرسوا فی دینکم  
 عنیو الحق ولا تتبعوا اھواء قوم قد ضلوا من قبل و اضلوا کثیراً  
 و ضلوا عن سوا السبیل - اللہ تعالیٰ کو اعتدال اور میانہ روی ہر کام  
 میں پسند ہے اور یہی ہے صراط مستقیم جس کی درخواست کے لئے ہم مامور ہیں  
 اور غلو و تجاوز کو دین ہی میں ہو موجب ضلالت و غضب الہی ہے بسا اموں ایسے  
 ہیں کہ فی ذاتہ صحیح بلکہ منجملہ کمال ایمان کہلانے کے مستحق ہوتے ہیں باوجود اس  
 کے بوجہ غلو اور حد سے بڑھ جانے کے بدطینت اور فاسد الرئیۃ انسان ان  
 ہی اموں صحیحہ سے نتائج فاسدہ استنباط کرتا ہے حضرت شیخ اکبر رضی اللہ تعالیٰ  
 عنہ ایسے نتائج فاسدہ سے شیاطین معنویہ کے ساتھ تعبیر فرماتے ہیں مثلاً  
 حب اہل بیت بشہادت قرآن و حدیث و قرار داد اہل اللہ کمال ایمان کا موجب  
 بلکہ بلحاظ اصول عین ایمان سمجھا گیا ہے اس اصل صحیح میں غلو کرنے والے دو  
 فرقے ہوئے ایک فریق نے تو بعض دست صحابہ کا راستہ لے لیا اس وجہ  
 سے کہ انہوں نے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل بیت پاک کا منصب  
 اور حق غضب کر لیا ہے دوسرا فریق (معاذ اللہ) خدا اور رسول اور جبرائیل  
 تک گستاخ ہوئے بدیں خیال کہ رتبہ اہل بیت اور تقدم علی الصحابہ پر نفس صریح  
 کیوں نہیں وارد ہوئی یہ سب نتائج فاسدہ اسی اصل صحیح حب اہل بیت کے ہیں

ایسا ہی حب عباد اللہ الصالحین ذرا لے کر قرب الی اللہ میں سے اعلیٰ درجہ کا ذریعہ ہے۔ باوجود اس کے اگر حد سے متجاوز ہو یعنی ان ہی صلیوں کو معبود بنالیا جاوے یا ان کو متصرف مستقل سمجھا جائے یا شریک فی التفرق اس طرح پر کہ اللہ تعالیٰ بغیر شراکت ان کے انتظام عالم نہیں کر سکتا تو یہی حب موجب شرک ہو جائیگی۔ حب اہل بیت دربارہ صاحب اعتدال و مراط مستقیم کے مفید اور موجب کمال ثابت ہوئی چنانچہ طریقین بوجہ افراط و تفریط منجملہ ضالین شمار ہوئے۔ خلافت و ترتیب کدائی منصوبی امر ہے مگر پہلے بوجہ عدم انکشاف یہ امر کسی قدر محل نزاع و تخیل رہ کر بعد ازاں وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتا رہا اور یقیناً واضح ہو گیا کہ آیت اختلاف وعد اللہ الذین امنوا منکم وعلیہم الصلوات الخ سے مراد یہی خلفائے اربع ہیں بلکہ اس حد تک کہ اس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بوجہ کشف نبوت و وعدہ اختلاف اس امر میں ایسا اطمینان تھا کہ مرض و وفات کے آخری ایام میں خیال شریف میں آیا اور فرمایا کہ لاؤ گاغذ میرے پاس کہ میں لکھ دوں تا کہ میرے بعد گمراہ نہ ہو جاؤ مگر وعدہ الہی کے بھروسہ پر لیستختلفنہم اور لیبدلنہم اور نیز لیظہروا علی الدین کلہ کا فرمانے والا اصدق الصادقین ہے۔ ضروری اس وعدہ کو جن کے ہاتھ پر پورا کرنا ہے پورا فرمانے کا بیعت صدیقی پر شکر رنجی شیر خدا کی صرف اتنی ہی بات تھی کہ ہم اہل بیت رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایسے نظر انداز کیوں کئے گئے کہ بروقت تنازع فی ما بین مجاہدین و

انصار و اقامت حجت ہر ایک فرقہ کے ہمارا ذکر تک بھی نہ ہوا حالانکہ جس حجت اور دلیل سے ہاجرین کو بہ نسبت انصار کے اس امر کا اہل اور مستحق سمجھا گیا ہے یعنی الامۃ من قریش وہی حجت ہے ہمارے لئے کیونکہ ہاشمی کو بہ نسبت قریشی کے زیادہ قرابت اور ارتباط ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ مخدومی سی کدورت بھی صدیق اکبر کے بیان معذرت سے جاتی رہی یہی لوگ علیم الرضوان بعد دنی و دلائل شریکوت بی شیا کے مصداق تھے ان کے پاک سینوں میں کدورت کا مقام کیسے ہو سکتا تھا اس روز نہ صدیق ادراک اور نہ مرتضوی فہم موعود اہم کی شخصیت تک پہنچی ہوا تھا ورنہ اتنا تنازعہ بھی نہ ہوتا رفتہ رفتہ روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ خلافت خلفائے اربعہ کی منصوبی ہے اور یہی خوش قسمت لوگ اس نعمت عظمیٰ اور اقامت دین پسندیدہ کے لئے منتخب کئے گئے ہیں چنانچہ جنگ فارس کے ایام میں بعد استشارہ جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ باب مذہبہ العلی علی مرتضیٰ نے سب اول اس ذیقہ کو سمجھا اور فرمایا نحن موعودون بالانصر یعنی آیت اختلاف میں ہم لوگوں کو نصرت الہی کا وعدہ دیا گیا ہے لہذا فزع ہمارے حصہ میں ہے اور چونکہ بروقت سورہ نور الذین امنو منکم کا خطاب علم الہی میں ان ہی حضرات اربعہ کی طرف تھا اور ایسے وعدہ بھی ضروری لہذا فضیلت و کمال سیاسی شیخین کے علاوہ ترتیب اعمار بھی موجب ترتیب خلافت سمجھی کیونکہ در صورت انتفاء ترتیب خلافت بعض حضرات کے حق میں ایسے



وعدہ ناممکن تھا اگر بلا فضل سبک اول حضرت عثمان رضی خلیفہ ہوتے تو جابا بوجہ  
اور حضرت عمرؓ محروم رہ جاتے علیؓ ہذا القیاس اگر حضرت عمر فاروقؓ کو خلیفہ اول مانا  
جاتا تو صدیق اکبرؓ بے بہرہ تھے ایسا ہی علیؓ مرتضیٰ اگر بلا فضل خلیفہ ہوتے تو تینوں  
حضرات محروم تھے کیونکہ وفات مرتضیٰ سبک پیچھے وقوع میں آئی مہاجرین و  
انصار کا تقاضا اس فرض سے ہوا کہ ہر ایک فریق چاہتا تھا کہ اقامت دین اور وحدت  
اسلام سے ہم لوگ مشرف ہوں نہ بوجہ نفسانیت جیسا کہ دنیا کا شیوہ ہے خیال کرنا  
چاہیئے یہ لوگ اس مقدس ذات کے جانشین تھے جس کی صحبت کا اثر سالہا تک  
باقی رہنا چاہیئے۔ انتہی

مستتر شد اپنے مرشد امام اہل سنت و الجماعت کے مسلک مذکورہ سے  
سرمو بھی تجاوز نہیں کر سکتا مودت و محبت معتدلہ جان ایمان ہے  
صلوٰۃ اللہ و سلامہ وسلم اعلیٰ حبیبہ محمدؐ و اہلبیتہ و صحبہ ابدًا و الحمد للہ

ملت بالخیر العلماء خاکیں شان بابر عالیہ گولڑہ شریف

مولوی محمد علی صاحب دہلوی

نعم الجواب للجبیب تواب حسن تائب  
فقیر خاکی ہے اہل اللہ السید الوست  
جمشاد حنفی قادری محبوب آبادی

الجبیب صاحب دہلی  
محبوبی خانہ کعبہ  
محبوبی خانہ کعبہ  
انوار الہدیہ

الوارع  
چمنی خطیبہ کھور  
کیسلا

دینی مطالبہ  
سیدہ زینبہ کا عقد نہایت بڑا ہے (۲۱) سیدہ زینبہ کا عقد نہایت بڑا ہے (۲۱) سیدہ زینبہ کا عقد نہایت بڑا ہے (۲۱)

بِسْمِ سَجَانُہٗ وَتَعَالٰی شَانُہٗ حضرت علامہ محمد عبدالرحمن صاحب تپی مصنف حجۃ قویہ نے اس  
افتادہ میں اہل اسلام پر احسان فرمایا جزاۃ اللہ عنہ السلام والہم خیر

اعلیٰ حضرت سیدنا ولی نعمتنا و مرشدنا المخدم امام اہل سنت فخر الانصار ابو مسعود  
سید محمد شاہ صاحب تخت ہزاروی سجادہ نشین خانقاہ مجتبیٰ آباد فارغ فہر باغیہ خوارج دہلیہ  
نعمنا اللہ لعلہم و تقانہ ۱۳۴۶ھ میں پہلے سفر حج و زیارت کے دوران میں اہلیانِ  
پاکستان نے اسی تم کا سوال کیا تھا جس کا جامع مانع جواب اپنے حرمین شریفین سے ارسال فرمایا  
اور عالم اسلامی کے جو جو علماء و مشائخ موسمی آئے ہوئے تھے ان سے تصدیقات لے کر اسی مسئلہ  
کو اسلامی دنیا کا ایک متفقہ فیصلہ بنا دیا اہل اسلام کے نفع کے پیش نظر وہ بعینہ ہدیہ  
ناظرین ہے۔ حافظ قاری مولوی غلام رضا خطیب جامع عزیزیہ راولپنڈی

## الاستفتاء بخیرتہ ریمتہ ہزاروی با محکمہ مدیتہ منورہ

هل تعتبر الكفاة في النكاح خلاصه مطلب في افت فتوى

۱ لا وماہی؟ وای موجب  
لعدم الكفاة عند الانصار؟  
وهل يجوز الآن لاحد ان يستنكح  
مع سيده الشريفة بنت الشرفاء  
السادات من اولاد سيد العالمين  
کیا کفایت کا اعتبار عقد نکاح میں شرعاً ہے  
یا نہ اور وہ کیا ہے؟ اور عدم کفایت کا موجب  
کیا ہے؟ حنفی مذہب کے لوگوں کے نزدیک  
اور کیا اب کسی غیر سید کو جائز ہے کہ سید دختر سادات  
اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کرے

اور حالانکہ شہروں اور بستیوں میں اس پر نہایت درجہ عار و ہتک محسوس ہوتی ہے۔

اور اگرچہ ایسا کرنے والا کتنے ہی بلند درجہ والا ہو مثلاً بادشاہ عالم، مغربی یا عجمی ہو اس بار ہمیں فتنے صادر فرمائیں ادب کے دستور اور ہر باطل سے پاک مذہب و مسلک پر مشتمل رکھے اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین اسلام پر بنیان فرمائیں اور اجر پائیں۔

جو اللہ کی تدبیر کا حقیقی ہے سچائی اور درستی کا راستہ دینے والا ہے ہاں کفایت کا اعتبار عقد نکاح میں ضروری ہے قرآن کریم حدیث شریف اور دینی فقہی معتبر کتب اس کے ثبوت سے بھری پڑی ہیں چنانچہ اہل علم پر مخفی نہیں مثلاً کچھ ہجرات میں فرمان الہی اور بنیامین نے تم کو خاندان اور قبیلے اور اللہ تعالیٰ

صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیٰ  
آلہ وصحبہ وسلم ولاھل العروت  
فی البلاد والامصار فیہ عار وشتک  
وھتک اعظم وجولہ المھتک وان  
کان الخاطب ذالجاه کالسلطات  
والعالم عربیا کان او عجمیا افتونا  
علیٰ مشیج الادب ومذھب الخیف  
نبتنا اللہ تبارک وتعالیٰ علیٰ  
دین الاسلام۔ بیعوا تو جروا

**الجزء** بعون اللہ الملک  
الملمم للمصدق والصاب

**م** الکفائۃ معتبرۃ فی  
النکاح کتابا وسنۃ

واسفار الدینیۃ الفقھیۃ مملوۃ  
اثباتا کما لا ینحی علی العلماء  
کذلک تعالیٰ وجعلنا کم شعوبا و قبائل  
لتعارفوا وقولہ عز وجل ازعواہم

کا فرمان لوگوں کو یاد کرو انکے باپ دادوں  
 سے منسوب کر کے اور وہ اعلیٰ فرمان الہی  
 جس کی کتابت منسوخ عمل اعتقاد باقی ہے لوگو  
 اپنے باپ دادائے شجرہ سے اور صراحت  
 ہو کر یہ کفر ہے یعنی نسبت شجرہ کا بدلانا چھپانا  
 دین ایمان کے خلاف ہے اور حدیث میں ہے  
 اپنے نطفوں یعنی نسل کے لئے بہتر عمل تلاش  
 کرو (یعنی) رشتہ دیتے لینے میں کفایت کا  
 لحاظ رکھو اس حدیث کو ابن ماجہ حاکم نے صحیح  
 بھی کہلے ہیں بیہقی - ابن عدی - ابن عساکر وغیرہ  
 بیان کیے ہیں (حدیث) حضور علیہ السلام نے  
 فرمایا آگاہ رہو عورتوں کے فقدان کے اولیاء  
 کریں اور ان کا تقدیم کفو لوگوں سے ہی ہوتا  
 امام محی السنہ ابو حنیفہ نے روایت کیا اور تحسین کی  
 اور حافظ نے) اور امام حسن بن زیاد نے امام  
 اعظم ابو حنیفہ سے روایت کی یہ کفو سے عقد باطل  
 ہے فتاویٰ معراج میں بحوالہ قاضی خان وغیرہ

للباء ہم و فیما نسخ کتابہ ولم یفسخ  
 عملاً واستتد قاضی قولہ عن جرہانہ  
 لا توغلبوا عن ابائکم فانہ  
 کفر بکم ان ترغبوا عن ابائکم  
 وفی الحدیث تحبوا والنطفکم  
 فانکحوا الکفائر وانکحوا الیہم رواہ  
 ابن ماجہ والحاکم وصححہ والبیہقی ابن  
 عدی وابن عساکر وغیرہم  
 وقال علیہ السلام لا یزوجن الامن الکفار  
 الا الاولیاء ولا یزوجن الامن الکفار  
 رواہ البیہقی وحسنہ والمناظر  
 وروی الحسن عن الامام الاعظم  
 ابی حنیفہ بطلانہ سب الکفو وفی  
 المعراج معزیا الی قاضی خان وغیرہ  
 والمختار للفتویٰ فی زماننا مرایۃ الحسن  
 وفی الکافی والذخیرۃ وبقولہ اخذ  
 کثیر من المشائخ وفیہ ایضا قصد

الباب بالقول بعدم الانعقاد  
اصلاً وفي رد المختار الرواية  
المختارة للفتوى مرجحة على  
ظاهر الرواية وفي تنقيح الحامد  
التعليل الدليل كالترجيح  
الصريح والترحيح الصريح  
يقدم على المتن وفي رد المختار  
المرجوح منسوخ وفيه ايضاً لا يعلل  
الافتاء بالمرجوح ولا القضاء به ايضاً  
فيه الحكم والفتوى با هو المرجوح  
خلاف الاجماع -

### والكفائة هي المساواة

وموجب عدم الكفائة وجود  
العار والاستنقاص في عرف القوم  
كما في فتاوى رد المختار والحاكمية  
ومنتح القدير ان الموجب هو  
استنقاص اهل العرف فيدور مع

چاہے زمانہ میں فتوے کے لئے مختار حسن بن زیاد  
کی روایت ہے اور کذا کا فتی اور ذخیرہ میں ہے  
امام اعظم کا یہی قول حسن بن زیاد سے مروی کثیر  
مشائخ نے لیا ہے اور اس میں یہ بھی ہے پس  
عقد نکاح کا غیر کفو سے سد باب کر دیا گیا اس قول  
سے کہ نکاح اصلاً غیر منقطع ہے اور فتاویٰ فتاویٰ میں  
ہے کہ فتوے کے لئے مختار روایت ظاہر الروایت  
پر مرجح ہوتی ہے اور ظاہر الروایت مرجوح ہوجاتی  
ہے فتاویٰ تنقیح حادیہ میں ہے تعلیل دلیل ترجیح  
صریح کے مانند ہے اور ترجیح صریح متون مذہب  
پر مقدم ہوتی ہے اور مخطاوی میں ہے مذہب  
پر بحث نہیں کیجاتی عملیہ سیر ہے جو مذہب میں مختار  
ہے فتاویٰ رد المختار شامی میں ہے مرجوح منسوخ  
ہے اور شامی میں ہے مرجوح کے ساتھ فتوے دینا حلال  
نہیں نہ اس کے ساتھ قضا جائز ہے۔ نیز شامی  
میں ہے روایت مرجوح کے ساتھ حکم کرنا فتویٰ دینا اجماع  
کے خلاف ہے۔ اور کفائت برابر ہی مساوات

والحالة تهذلا فلا يحل لاحد  
من غير السادات بنی فاطمة ان  
یتفولا فعن ابن یحیٰ طیب یسئله  
مع السيدة الشریفة الفاطمیتین  
اولاد رسول الله صلی الله علیه  
واله وصحبه وسلم وان کان ذالجا  
کالسلطان والعالم عجیبا کان  
او عربیا وفي الینابیع والاصح انه  
لیس بکفور للعلویة فتح وفي بحر الرق  
وفي الینابیع انه لیس کفواللعلویة  
بل قال فی البحر طاهر الروایة ان  
العجی لا یشکون کفواللعلویة  
مطلقا کما فی التذویر الابصار وفي  
در المختار العجی لا یشکون کفوا  
للعربیة ولو کان العجی عالما  
او سلطانا وهو الاصح وفي  
در المختار والعالمگیری والتبستان

ہے کہ قدس عورت کے خاندان کی ہتک ہو علم کفایت  
کا موجب عورت کے خاندان والوں کے لئے عار و تفت  
ہتک کا پایا جانا لوگوں میں معروف ہو جیسا کہ مذکور  
رد المحتار شامی میں اور عالمگیری اور فتح القدیر میں  
تصریح ہے کہ عدم کفایت کا موجب لوگوں میں عار و  
ہتک محسوس ہونا ہے جہاں بھی یہ ہو وہیں عدم  
کفایت کا حکم ہوگا موجودہ حالات میں کسی غیر سید کو  
حلال رد انہیں کہ یہ بات مندرجہ لائے چہ جائیکہ وہ  
عقد کرنا چاہے محاذ اللہ۔ سیدہ شریفہ فاطمہ اولاد  
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حاشا وکلا اور اگرچہ  
کتنای عالی پایا شخص ہو جیسا کہ بادشاہ اور عالم عجم  
بزرگ عجمی ہو یا عربی تمام نے مذہب صنفی ینابیع میں سے  
امم یہ ہے کہ سلطان امیر عالم متقی بزرگ عجمی عربی کوئی  
بھی غیر علوی علویہ کا کفو نہیں (فتح) بحر الرق میں کتا  
بجئے کہنا طہر لڑائی سے کہ عجمی عربیہ کا کفو حلق نہیں  
جیسا کہ تنویر الایضار میں ہے۔ اور فتاویٰ دہلی  
میں عجمی (عرب عربی) شخص عربیہ کا کفو نہیں اور اگرچہ

معزیا الی بر جندی الاصح ان ذالجاه  
 كالسلطان والعام لا یكون كفوا  
 للعلویة اهـ ونحوه فی الطحاوی  
 وفی حجر الوائق بعد نقل الاقوال المرفوعة  
 الضعیفه فی الجانب وكلمها تفقها  
 المشایخ وظاهر الروایة ان المعنی لا  
 یكون كفوا للحریة مطلقاً اهـ وفی  
 مسلم الثبوت والمقلد قول مجتهد  
 لا ظن ولا ظن وفی حاشیة البحر  
 قد صرح العلامة المشایخ صاحب  
 رد المحتار فی اختلافه لیكن حیث  
 صح ان ظاهر الروایة انه لا یكافی  
 فهو المذهب ولیس هذا الا من  
 هیلة اكرام العرب المطلوب منا  
 شمساً لا نهم سكات بلا والیس  
 ونصیر الخلائق صلی الله علیه و آله  
 وعلیه وسلم مثلاً اذ ثبت هذا

وكلهی شخصی بزرگ عالم یا بادشاہ بھی ہو یہ صح ہے  
 وخصار۔ عالمگیری۔ قیسستانی۔ بحوالہ بر جندی ہے  
 اسی سے کہ کوئی عالمی جاہ شخص مثلاً بادشاہ اور عالم  
 وغیرہ معزز بھی علویہ کا کفر نہیں اور یوں طحاوی میں  
 ہے اور بحر الرائق میں غیر کفر سے علیحدہ کہنے متعلق قول قدیم  
 مروج ضعیفہ نسخہ کے متعلق اقوال نقل کے بعد لکھا  
 یہ سب ظنا و دشمنانہ کے ظنیات خیالات و آراء  
 ہیں جنہیں روایات مذہب سے کوئی تعلق نہیں  
 اور ظاہر الروایت یہ ہے کہ معنی علویہ کا کفر مطلق  
 نہیں ہے مسلم الثبوت میں ہے کہ مقلد کو اپنے امام  
 مجتہد کا قول و کردار ہے نہ ظن اس کا نہ اپنا اور  
 حاشیہ بحر میں علامہ شافعی صاحب رد المحتار نے تصریح  
 فرمائی ہے کہ اگر اظہار علویہ سے معنی کے کفر ہوتا ہے  
 عبارات علماء میں اختلاف ہے لیکن جب صحیح  
 ثابت ہو چکا کہ ظاہر الروایت قول امام یہ ہے کہ وہ کفر  
 نہیں تو مذہب یہی ہے اور یہ طریقہ تک اکرام محض  
 بنا یہ طریقہ اکرام کے ہے جو ہم سے شرعاً مطلوب ہے کہ

للحربة في اسفارنا فما ظنك للسيدة  
ابنت بنت سيد العالمين صلى الله  
عليه وآله وصحبه وسلم السيادة  
لما علم في الانساب في عوالم الاسلا  
التي هي فوق العربية يدر انت غنى  
قرشية فوقها هاشمية فوقها  
علوية فوقها سيدة بنت  
سيدة النساء فاطمة الزهراء  
بصنعة المصطفى صلى الله عليه وآله  
وصحبه وسلم وفي الكفاية و  
الكافي والمبسوط وغيرها البهيفة  
كان من الموالى فتواضع ولم يرفسه  
كفوا للعرب اه وفي قرعة العين  
لبنا وى علماء الحرمين ۲۵

(سئل) عن بنت بالغة عاقلة  
من اهل ائمة خبطا رجال  
عرفا فقبلته وولدت رجلا كافرا

وہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم  
کے ملک سرزمین تقدس کی باشندہ ہے تو جبریت  
اکرام عربیہ کے لئے دیں و مذہب خلفی میں ثابت و  
محقق ہو کیا خیال ہے تمہارا سیدہ بنت دختر  
سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم کے  
متعلق کرسیات اس کا علم و نشان پہچان ہے  
تمام عالم کی ذاتوں اور قوموں میں سیدہ تو عربیہ  
سے بدرجہا بلند و بالا ہے مثلاً عربیہ سے اوپر  
قرشیہ اس سے اوپر ہاشمیہ اس سے اوپر مطلبیہ  
اس سے بڑھ کر علویہ اور علویہ غیر فاطمیہ  
سے بلند و بالا ارفع و اعلى اسیدہ بنت سیدۃ النساء  
دختر خیر سید العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ و صحبہ وسلم ہے اور  
کفایہ اور کافی اور مبسوط وغیرہ میں ہے سر لجامت  
امام اعظم البیہقی رحمہ اللہ نے آپ کو نبی تقویٰ کا یہ عالم کہ  
اپنے آپ کو عرب کا یہ کہو و ہمسر نہ ٹھہراتے تھے نہ تو  
علماء الحرمین شریفین مطبوعہ مصر ۲۵ ہے کہ سوال  
ہوا کہ عورت بالغہ فاطمہ بنیہ سے ایک عربی شہزادے



عندہ وعقد بہا علی الخاطب  
 بمشور ائمتہا باذن الحاکم الشرعی  
 فبعد العقد جاء من  
 السادات الی الحاکم الشرعی و  
 انہی الیہ ان هذا البنت شریفہ  
 من اعضاء البنی صلے اللہ تعالیٰ  
 علیہ و علیٰ آلہ وسلم وهذا  
 الرجل لا یكون کفوًا لہا و اتی  
 بنی حضر مجلس العقد و شہدا  
 ان وقت العقد لما سأل انعقد  
 و کیلہا عن اسمہا فقال ہی السیۃ  
 محصنة بنت السید محسن الشرفی  
 و جاء من اهل الیمن  
 و شہد بان هذا البنت الشریفہ  
 بنت السید محسن بن محمد  
 الشرفی نعرفہ حق العرفۃ و  
 نعرف اہلہ و لہا عہد و یدعی  
 صالح لہ امرجۃ اولادہم سادات  
 من اعضاء رسول اللہ صلے

عقد کرنا چاہا اس نے قبول کیا اور ایک شخص کو وکیل  
 اپنے پاس سے ٹھہرایا جنہ اس کا اس شخص سے عقد  
 کر دیا ہر مثل سے حاکم شرعی کی اجازت سے تو  
 عقد کے بعد ایک شخص سادات سے حاکم شرعی کے  
 پاس آیا اور بیان کیا کہ یہ لڑکی سیدہ شریفہ  
 حضور سید العالمین کے جسم کا ایک حصہ ہے اور یہ  
 عربی شخص کا کفر ہمسہ نہیں ہوگا اور مجلس عقد کے  
 گواہوں کو لایا اور انہوں نے گواہی دی کہ بوقت نکاح  
 عاقد نے لڑکی کے وکیل سے لڑکی کا نام پوچھا تو اس  
 نے بتایا یہ سیدہ محصنہ سید محسن شرفی کی دختر ہے  
 ہم اسے بخوبی جانتے ہیں اس کے خاندان کو اسکا ایک  
 چچا صالح نامی ہے جس کے چار بچے ہیں سادات  
 اولاد رسول ہیں وہ عربی شخص بولا اگر ایسا ہے تو اس  
 نے اپنا حق کفایت چھوڑ دیا اور اس پر دو گواہی  
 کئے تو اس حالت میں یہ عقد صحیح نافذ ہو سکتا ہے اور  
 حق کفایت ساتھ ہو جائیگا یا عقد اصلاً عقد ہوگا  
 فتوے دیجئے اجر پائے جواب دیا تمام عربی تہن

کے کفو نہیں بنی ہاشم کے کجا تو جب لڑکی ان میں سے ہو اور مرد عام عرب سے اور عورت کے خاندان لوگ موجود ہیں تو یہ عقد صحیح نہیں اور عورت کے اپنا حق کفایت ترک کرنے کا کچھ اعتبار نہیں اس لئے کہ سخی کفایت اس صورت میں اس کے تمام خاندان والوں کو پختا ہے کہ عار تنگ آئے گی اس کے غیر کفو سے عقد میں۔

اور بغیۃ المستوشدین ۲۱۹

مطبوعہ مقرر مسئلہ شش

وہ ہاشمی جو نسبتاً حضور علیہ السلام سے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

متعلق نہ ہو جیسا حضرت علی کرم اللہ

وجہہ کی غیر فاطمی اولاد وہ،

اولاد رسول سادات حسنی

حسینی فاطمی کا ہم کفو نہیں

ہوتا اور یہ ان کی اس خصوصی

شان کی بنا پر ہے کہ وہ شرعاً

اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم فقال لا یحل  
ان کان الامر کما ذکر فقد اسقطت  
کفایتهما و احضر جلیین شہدا  
بذلک منہل و الحالہ ہذا یکون  
العقد صحیحاً نافذا الا سقاطہ کفایتهما  
ام لا ینعقد ہذا التکاح من اصلہ  
افتونا ما جورین خیرا

اجاب لیس جمیع العرب

اکفاء لقریش فضلا عن بنی ہاشم

فینیت کانت الزوجة منهم و الزوج

عمای و اولیاءها موجودون فالعقد

عین صحیح و لا عبرة باسقاط

الزوجة کفاء تما لان الحق فی ذلک

لاولیاءها لان العالم یلحقهم بذواجا

من عنیر کفو و اللہ اعلم۔

و فی بغیۃ المستوشدین مطبوعہ

مقرر صفحہ ۲۱۹ (مسئلہ شش) لیس

المہاشمی الغنی المنتسب الیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم کذریۃ علی  
 کرم اللہ وجہہ من غنی فاطمہ رضی  
 اللہ عنہا کذا لذرۃ السبطین النین  
 ابی فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہما  
 و ذالک لاختصاصہم بکونہم ذریۃ  
 علیہ الصلوٰۃ والسلام و متبعین ای  
 منتسبین الیہ فی الکفائۃ و غیرہا و  
 یجمل قولہم ان بنی ہاشم و بنی المطلب  
 اکفار علی غنی اولاد السبطین و  
 قولہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم  
 نحن و بنو المطلب شیئ واحد  
 علی الموالات و الفی و تحریم الزکوٰۃ  
 و غیرہا ام

و فی بغیۃ المستوفین ایضاً  
 ضلاً (مسئلہ) شریفۃ علویۃ خطبہا  
 غیو شولین فلا امرای حب اذ النکاح  
 اور بغیۃ المستوفین  
 صفحہ ۲۱ پر (مسئلہ) شریفۃ  
 علویہ (مراد سیدہ فاطمہ)

اولاد رسول ہوتے ہیں اور ان  
 کی نسبت علامتہ کفایت  
 وغیرہ میں حضور سے ہے!  
 اور فقہاء و محدثین کا قول کہ  
 بنی ہاشم و بنی المطلب اکف  
 ہیں اولاد حسینؑ کے سوا  
 دوسروں پر محمول ہے  
 یونہی حضور کا وہ فرمان  
 کہ ہم اور بنی عبدالمطلب  
 ایک شے ہیں موالات  
 اور مال غنیمت اور تحریم  
 زکوٰۃ وغیرہ پر محمول ہے۔

وان سرفیت و رنی دلیالان هذا  
النسب الشریف الصریح لایس  
ولایرام و لكل من بنی الزهراء  
فیہ حق قریم و بجیرہم وافی بجمہم  
و سرفناہم ۱۰۰

وفی صواعق شرقہ للحافظ  
الامام ابن حجر عسقلانی ص ۹۵  
مطبوع مسرفلا یکافی شریفیہ  
ہاشمی غید شریف ۱۰۰ وفی کشف النجۃ  
للایام عبدالوہاب الشعرانی ۲  
وان آلہ لایکافہم فی النکاح احد  
من الخلق ۱۰۰ ہکذا فی  
الخصائص ، شرفہ المکوب  
ورشفۃ الصاوی مقامہ السنیہ  
واحیاء و عنیدہا واللہ و  
رسولہ اعلم ۔

سے عقد کرنا چاہا کسی عیر سید  
شخص نے تویہ نکاح جائز نہیں  
یہ چاہے عورت اور اس کا ولی  
بھی رضامند ہو جائے کہ اس نسب  
شریف صحیح کے برابر دنیا جہاں کا کوئی نسب نہیں  
نہ ممکن کہ ہو سکے اور تمام سادات اولاد امام کو جس میں  
حق کفایت ہے قریب اور بعید نزدیک دور کے  
سب کو اور کہاں ممکن ان کا جمع کرنا اور رضامند  
کرنا سب کا ۔ سو احق شرق مشرفہ امام ابن حجر عسقلانی  
سنی ۱۰۰ مبرورہ مسرف نہیں کفر سیدہ کا جو چاہے  
جو سید نہ ہو اور کشف النجۃ مشرفہ امام شعرانی ۲  
میں ہے اور حضور سید الدالین کے خصائص  
یہ بھی ہے کہ آپ کی اولاد آل رسول سادات نبی علیہ السلام  
کا نکاح میں کفر تمام خلق خدا میں سوائے سید علی  
کے کوئی نہیں یونہی خصائص کبرئے مشرفہ امام سید علی  
اور شرف الموبد مشرفہ امام نہانی ۲ اور شرف النجۃ  
مقامہ السنیہ واحیاء الادب وغیرہ میں ہے

اور لعینہ اس مسئلہ کا استفسار آپؐ ۱۳۵۶ھ میں  
 بھی ہوا جو احیاء الادب کی تصنیف کا باعث ہوا اور اس  
 پر عرب و عجم کے مندرجہ ذیل علمائے دستخط کئے

### ☆ مکہ معظمہ

### شام

محمد تفضل گیلانی حنفی حماد سورہ  
 نقیب السادة الاشراف  
 محمد علی المراد الحنفی النقشبندی  
 سورۃ الشام حماد  
 محمد علی الفتح حنفی نقشبندی

محمد عبدالوہاب حنفی کابل  
 محمد داؤد غزنوی الہراتی  
 محمد عبدالرزاق مالکی عفی عنہ  
 محمد احتشام حنفی  
 محمد ریحان حنبلی - محمد وناشالی مغربی

### فلسطین

احقر علاؤ الدین عفی عنہ

### مصر

محمد عبدالرزاق شافعی  
 محمد ابراہیم البدر شافعی

### مدینہ منورہ

عطاء اللہ مدرس مسجد نبوی  
 محمد عبدالرزاق ازمرلی مدنی  
 فقیر مصطفیٰ علی حیاجر مدنی نقشبندی  
 جماعتی باب الحمام  
 غلام رسول نقشبندی حنفی

ترکی

عبدالمعظم الونا

مین

محمد حنفی

لونک

محمد عثمان حنفی

رام پور

مولوی مکی احمد

ایران

محمد راشد حنفی

خراسان

محمد حنفی

بجاولپور

سید حسین الحسن تنویر

فغانستان

عبدالرحمن وٹلی

جاوا

حسن الصباغ

رُوم

محمد یوسف حنفی

کشمیر

محمد تنویر اللہ شاہ غفرلہ فاضل دیوبند

بانگ آزاد کشمیر

مولوی سعید شاہ

بغداد

محمد ضیاء

کابل

محمد عبدالسوی حنفی

مولوی محمد عبداللہ میر واعظ صدر جمعیت العلماء

کشمیر مفتی سید ضیاء الحق اندرانی

مفتی سکندر شاہ

مالابار

محمد فتاح شافعی

قندھار

محمد شعیب حنفی

پیر سید ضیاء الدین اندرانی

وصلی

عراق

محمد صباغ البکر حنفی

بلخ

محمد معظم حنفی

سید محمد احمد نقشبندی متولی درگا

نخواجہ باقی باللہ

## \* پاكستان

### دربار علی پور شریف

سید جماعت علی عفی اللہ عنہ تعلیم خود  
سید خادم حسین - سید محمد حسین -  
انتر حسین - انور حسین - حیدر حسین  
فقیہ عبدالرشید مدرس

### دربار چوڑہ شریف

فقیہ محمد شفیع نقشبندی چوڑاہی  
محمد صدیق فاروقی چوڑاہی

### جلال پور شریف

فقیہ سید فضل شاہ چشتی سیالوی

### دربار ناکی شریف محرابینات

### دربار گولڑہ شریف

سید غلام محی الدین - محب النبی مدرس  
مفتی محمد نعمت اللہ آبادی عفی عنہ  
شاہ ضیاء الدین سلطانپوری  
غلام محمد عفی عنہ  
فقیہ ابوالحق آتی محمد عبدالغفور ہزاروی  
حشتی نظامی خطیب وزیر آباد  
عبدالرحمن میر لوی

### میرا شریف داد پندی

فقیہ سید احمد شاہ چشتی سیالوی

### میرا شریف ہواڈگا

سید محمد شاہ نقشبندی  
سید غلام مصطفیٰ شاہ  
نقشبندی

بیروت

محمد یعقوب نبهانی

مشهد

محمد سیف الله

دربار قادریه سیدین پشاور

محمد امیر شاه

دربار نقشبندیہ گجرات

سید ولایت شاه نقشبندی جماعتی

ابوالوفا سید محمود شاه نقشبندی جماعتی ،

سید حامد علی شاه غنی نقشبندی

دربار مجبور شریف

فقیر محمد صدیق

لهمس قاضی علی الرحیمی چشتی

راولپنڈی

محمد اسحاق مانہروی

سید عبدالقادر جیلانی

مفتی محمد صادق غنی غنہ

محمد عارف اللہ قادری خطیب جامع

مسجد و مدیر ماہنامہ سالک

حافظ ولایت حسین

مولوی محمد نذیر حسین شاه (پنگالی)

پیر غلام محمد شاه شکوری

شیخ اشرف علی فاضل دیوبند

مولوی سید محمود الحسن شاه

مولوی عبدالرحمن نقشبندی

قاضی رفیع الدین - قاضی محمد کریم

میانوالی

غلام بیس

حکیم مولوی محمد امیر علی

کھڑک  
محمد اسحاق حنفی قادری



جھنگ

شاہ پور

مالشہرہ

قطب الدین

حافظ محمد عابد

محمد عبید الرحمن

غلام نبی شاہ

بدھو

پشاور

محمد دین

علی احمد عفی اللہ تعالیٰ عنہ

گوجرانوالہ

مفتی بشیر حسین

کوہاٹ

کچھوچھو شریف

فقیر نعیم الدین قادری خٹھی نقشبندی

سید محمد غفرلہ الاشرافی الجمیلانی

مولوی عبداللہ خان عفی عنہ

بمدنیۃ المنورہ

حافظ محمد حیات

مولوی عبدالکریم

کرلوغہ شریف

بنوں لکی مروت

فضل حق

مولوی عبدالعزیز عفی عنہ

نواں شہر

پیرزادہ حافظ غلام مصطفیٰ عفی عنہ

محمد عصمت اللہ مفتی جمعیۃ العیاد

نگر ا عبد الجبار فاضل دیوبند

ہزارہ

بہن خشاں

نصیر الدین نصاریٰ غفرلہ

مولوی محمود شاہ کراچی  
محمد عبدالسلام باندوی

گجرات (چھٹے)

سید محمد جلال الدین

مالاکنڈ

حکیم سید حسین الحق

کھلا بٹ

خیر عبد السبحان غلام محی الدین

(غلام محمود)

شیخ پورہ

فقیر محمد عنایت اللہ سگ باب ضوی

حامدی قادری بریلی شریف

خطیب جامع مسجد انکھلہ

کوکل (علاقہ شادک)

محمد اسماعیل قادری

انخوند باندی

محمد اکرم

جہلم ضلع

سید محمد منیر خطیب

جامع خفیفہ دلیال

رحوہ عیہ

مولوی عبد اکرم حنفی چشتی میروی

کراچی

محمد عبدالحمید القادری بدایونی

صدر مجتہد العلماء پاکستان

کوه مری  
فقیر عزیز حسن حنفی

لاہور  
محمد سر اجپھرہ لاہور

بنگل  
محمد عبد الحمید حنفی قادری

بائڈ صاحب خان

محمد ایوب  
کونلی  
مولوی سید محمد شاہ حنفی  
قادری  
کیمبل پور  
احقر العبد محمد عبد الحمید

پر مارنگون  
حافظ سید احمد خطیب جلیع حنفی بگالی

قاضی عبد السلام بن قاضی غلام حبیب  
شمس آبادی  
محمد عبد الحق نرغشتوی

منظر آباد  
سید حبیب الرحمن فاضل منظر الاسلام لاہور

در بار نور پور شاہان  
محمد قاسم شاہ فاضل منظر الاسلام لاہور

بدر بک  
خانقاہ محبوب آباد (حویلی)  
مولانا ابوالفتح عیسیٰ قاضی شاہ حنفی قادری

نکیال (کوٹلی)

غفر - فقیر سید علی اکبر شاہ غنی عسکری  
فقیر سعید شاہ - خادم السامیہ منظر شاہ حنفی  
سید محمد نعیم الدین شاہ - سید عزیز محمد شاہ - شاہ عبدالنور

میر عرفان فاضل منظر الاسلام لاہور  
نوٹ احباب و ادب شریف پر عرب و عجم کے علماء و مشائخ کرام کے درجہ و نسبتیں

## بحارِ امان ملت سے خدا و رسول کے آدبِ محبت کے نام پر اپیل

پیارے دینی ایمانی بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو آپ کے ساتھ اس کثیر السیات خادمِ ملت کو صحیح دین ایمان  
 پر قائم رکھے کتاب و سنت اور بزرگانِ دین کی سیرت و احوال سے ظاہر ہے کہ جب تک کہ مسلمانوں  
 کو خدا و رسول بزرگانِ دین سے تعظیم و ادب کے ساتھ ایک الہانہ محبت رہی انکی دینی ایمانی قوت  
 و طاقت کا مقابلہ دنیا کی کسی طاقت نے نہ کر سکا آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم  
 سے جوں جوں لوگوں کو دوری پر آتے گئے اعتقاد و عمل کی فوری حدود سے کسی قدر دور ہوجو  
 ہوتے چلے گئے تھے کہ اللہ و رسول کی مقدس یادگاروں نشانیوں سے وابستگی محبت کی بجائے علیحدگی  
 اور نفرت کی وبا پھیل پڑی باوجود دعائے اسلام بعض لوگ شیطان کے وسوسوں پر  
 چل کر اس کی حمایت اور پروانہ کار عالم کی بے ادبی اور اس پر اعتراض کرنے لگے کوئی  
 اسے معاذ اللہ غیبِ اوفیٰ والی باتوں سے موصوف کرنے لگے کوئی انبیاء علیہم السلام کی بے  
 ادبی گستاخی کرنے لگے کوئی صحابہ کرام اور دیگر بزرگانِ دین کی بے ادبی پر دلیل موعنے کوئی توجیہ  
 کی آڑ میں رسالت کے گستاخی بنے کوئی صحابہ کی محبت و حمایت کی آڑ میں کراہی بیت کے  
 بے ادبیت کوئی اہل بیت کی محبت و عدم ہجر کو صحابہ پر بے بنیاد اتہامات کے درپے جوئے  
 کوئی حاشیہ کی نسبت نے کہ فقر کے خلاف ہو گئے کوئی اس کے برعکس۔ یونہی کوئی علماء  
 سے بیزار ہوئے۔ کوئی صوفیائے کرام سے بے علاوہ ہو گئے اور نہ سمجھے کہ ہر سب ہمارے

مئی دشمنوں کی ریشہ دوانیوں سے ہے تاکہ اس طرح ہماری دہلی روحانی طاقت جس سے غیر اسلامی دنیا ننگوں ہوئی کمزور ہو کر آخر ختم ہو جائے اور آخر ایک نوجو بھی اپنی کی طرح ہو کر رہ جائیں حالانکہ مسلمان کی لیشہ پنی وراثت ہے انبیا و اولیا کا ادب و اتباع کر کے اپنی علی روحانی قوت کو ہمیشہ بحال رکھنا اور کتاب سنت سے اس کی زبردستی تاکید ہوئی ہے حضور کی شان میں "راعنا" لفظ لہذا تعلیم رسول کے لئے منع ہو گیا بلنے والوں پر و کفرین غلبہ الیم کا حکم فرمایا۔ حضور کے حق "وما یدریر" بالغیب حضور کو غیب کیا معلوم کلمہ کفر ہو کر قائل خاصہ از اسلام و کفر و البعد اسلام ہم عذر کریں تو لا تعذر روا متد کفر تم بعد ایمانکم۔ یہاں سے مت کرو تم ایمان لا کر کافر ہو گئے حضور کی آواز سے اپنا آواز بلند کرنا منع ہوا عام طور کے بلند آواز سے حضور کے سامنے بون منع ہوا اور یہ اتنا جرم کہ ان تحبط اعمالکم وانتم لاتشعرون ایسا کرنے سے تمام تمہارے عمل کہیں تباہ و برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں پتہ بھی نہ ہو۔

بالوب پست آواز سے کلہا پر تعریف و انعام کا اعلان گناہ بخشانے کو اس دربار کی حاضری کی ترغیب دیکھی اور آخر ہر طرح ان کی تعلیم کا حکم دیا گیا۔ و تمسز روہ و توقعرہ ہمارے اسلاف کرام نے اس ادب توقیر رسول کی بنا پر ہم اسوہ برس سے اولاد رسول سیدہ حسنیہ حسینہ سے غیر سید کا عقد انڈا و ہتک اور حق تلفی تصور کر کے اس سے رجعتاب کیا میں عالم اسلامی کے جبر غیور مسلمانوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ناموس رسول کے تحفظ کے لئے اس فتوے کو دور دور تک پہنچا کر اس پر اپنے اپنے محامک کی مقننہ سے منظوری کروا کر اس کے نفاذ کے لئے کمر بستہ ہو جائیں اور سادات بھی غیر سید سے رجعتاب کریں فقیر حافظ اسلام رضا قادری راولپنڈی

اہم دینی مطالبہ :- ہر اسلامی ملک وائے اپنی قانون ساز اسمبلی سے ہر اسمبلی باضابطہ کریں اور (توہین رسول) کو ناجائز قرار دینا چاہیے (رس) سید پروردگار کے لئے ناقانونہ بھی قرار دینا چاہیے سیدہ سے تشریب کا عقوبت کرنا چاہیے ہر ایک کا حق ہے کہ وہ جو چاہے کرے